عورتوں کا مسجد میں اعتکاف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

معاشرے میں ایک خطا رواج پا رہی ہے، عورتیں گھر میں اعتکاف بیٹھ جاتی ہیں، وہ سمجھتی ہیں کہ شاید اس میں پردے کی زیادہ حفاظت ہے، یا گھر میں اعتکاف بیٹھنا کوئی مسنون عمل ہے یا ان کا خیال ہے کہ گھر میں بیٹھنا افضل ہوگا، تو ایسا کوئی مسئلہ شریعت میں نہیں ہے، بلکہ شرع کے اصولوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی، کیونکہ اعتکاف کی شرعی تعریف یہ ہے:

اَلْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ شَخْصٍ مَّخْصُوصٍ بِصِفَةٍ مَّخْصُوصَةٍ .

''کسی مخصوص شخص کا خاص صفت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔''

(شرح النووي : ۳۷۱/۱، فتح الباري لابن حجر : ۲۷۱/٤، فتاویٰ عالمگیری: ۲۲۱/۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِيْ الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرة : ۱۸۷)

''تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

عُلِمَ مِنْ ذِكْرِ الْمَسَاجِدِ أَنَّ الْمُرَادَ أَنَّ الْاِعْتِكَافَ لَا يَكُونُ إِلَّا فِيهَا .

''مسجدوں کے ذکر سے معلوم ہوا کہ مسجد کے علاوہ اعتکاف ہوتا ہی نہیں۔''

(فتح الباري : ۲۷۲/٤)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اعتکاف:

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواتین مسجد ہی میں اعتکاف کیا کرتی تھیں اور اس دور میں اعتکاف کے مسجد کا ہونا شرط سمجھا جاتا تھا۔ دلائل ملاحظہ ہوں:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ، فَقَالَ : أَلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ .

''نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا، پھر جب اس جگہ واپس لوٹے، جہاں پر اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کیا تھا، تو دیکھا کہ وہ کئی خیمے لگے ہوئے تھے، ایک خیمہ عائشہ کا، ایک حفصہ کا، ایک زینب کا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں؟ پھر آپ ﷺ واپس لوٹ گئے اور (رمضان) میں اعتکاف نہ کیا، بلکہ شوال کے دس دن اعتکاف کیا۔''

(صحيح البخاري : ٢٠٣٤)

شرح الحدیث:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ أَنَّ الْمَسْجِدَ شَرْطٌ لِلِاعْتِكَافِ لِأَنَّ النِّسَاءَ شُرِعَ لَهُنَّ الْاِحْتِجَابُ فِي الْبُيُوتِ فَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ شَرْطًا مَا وَقَعَ

مَا ذُكِرَ مِنَ الْإِذْنِ وَالْمَنْعِ وَلَاكْتُفِيَ لَهُنَّ بِالْاِعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ بُيُوتِهِنَّ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے، کیونکہ عورتوں کے لیے اپنے گھروں میں رُکے رہنا مشروع ہے، اگر (اعتکاف کے لیے) مسجد شرط نہ ہوتی، تو (ازواج مطہرات کا) اجازت لینا اور (نبی کریم ﷺ کی طرف سے) منع کرنا وارد نہ ہوتا۔ بلکہ ان کے لیے اپنے گھروں کی مسجد (نماز والی خاص جگہ) میں ہی اعتکاف بیٹھنا کافی ہوتا۔''(فتح الباري : ٢٧٧/٤)

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ .

''نبی کریم ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف بیٹھتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے، آپ ﷺ کے بعد ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔''

(صحيح البخاري : ٢٠٢٦، صحيح مسلم : ١١٧٢)

فہم السنہ:

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّ الْاِعْتِكَافَ لَا يَصِحُّ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجَهٗ وَأَصْحَابَهٗ إِنَّمَا

اعْتَكَفُوا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْمَشَقَّةِ فِي مُلَازَمَتِهِ فَلَوْ جَازَ فِي الْبَيْتِ لَفَعَلُوهُ وَلَوْ مَرَّةً لَاسِيَّمَا النِّسَاءُ لِأَنَّ حَاجَتَهُنَّ إِلَيْهِ فِي الْبُيُوتِ أَكْثَرُ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنَ اخْتِصَاصِهِ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَّهٗ لَا يَصِحُّ فِي غَيْرِهٖ هُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَدَاوُدَ وَالْجُمْهُورِ سَوَاءٌ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ .

''ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اعتکاف صرف مسجد میں جائز ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ، آپ کی ازواج اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم، نے مشقت کے باوجود مسجد میں ہی اعتکاف کیا، اگر گھر میں جائز ہوتا تو آپ ایک مرتبہ (بیانِ جواز کے لیے) ہی ایسا کرتے، خصوصاً جب کہ آپ کی ازواج کے لیے گھر میں اعتکاف کی زیادہ ضرورت تھی، مرد اور عورت دونوں کے لیے صرف مسجد میں اعتکاف کے جواز اور مسجد کے علاوہ عدم جواز کا جو موقف ہم نے بیان کیا ہے، یہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، داود اور جمہور محدثین رحمہم اللہ کا ہے۔''

(شرح النووي: ۳۷۱/۱)

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اور آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں، اگر عورت کے لیے گھر میں اعتکاف کرنا صحیح ہوتا تو وہ اپنے گھروں میں اعتکاف کرتیں، علاوہ ازیں عورت کو گھر میں رہنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود مسجد میں اعتکاف کرتی تھیں، کسی صحابی سے اس پر انکار کرنا ثابت نہیں ہوا، گویا کہ عورت کے مسجد میں اعتکاف کے جواز پر صحابہ کرام کا اجماع تھا۔

یہ بھی یاد رہے کہ احکام میں عورتیں مردوں کی نظائر ہیں، الا یہ کہ ان کے لیے کوئی خاص دلیل آجائے۔

جب مرد کا اعتکاف مسجد کے علاوہ کہیں جائز نہیں تو عورت کے لیے بغیر دلیل کے جائز نہیں؟ پھر سب کے نزدیک مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کا رکن بھی ہے۔

(الهداية مع البناية : ٤٠٧/٣، ابن عابدين : ٤٤١/٢، بلغة السالك : ٥٣٨/١، كشاف القناع : ٣٤٧/٢)

جب اعتکاف مسجد کے ساتھ خاص ہے اور مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کا رکن ہے تو پھر بغیر دلیل کے عورت سے یہ ''خصوصیت'' اور ''رکنیت'' ساقط نہیں ہو سکتی۔

اجماع

ابن ہبیرہ (٥٦٠ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ اعْتِكَافُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا، إِلَّا أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: يَجُوزُ اعْتِكَافُهَا فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا.

''اس بات پر (ائمہ ثلاثہ کا) اجماع و اتفاق ہے کہ عورت کا اعتکاف گھر میں صحیح نہیں، لیکن ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس کے لیے اپنے گھر کی نماز والی جگہ میں اعتکاف جائز ہے۔'' (الإفصاح ٢٥٦/١)

علامہ عبدالحئی لکھنوی حنفی (١٣٠٤ھ) لکھتے ہیں:

لَوِ اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ فِي خِبَاءٍ ضُرِبَ لَهَا فِيهِ، لَا بَأْسَ بِهٖ، لِثُبُوتِ ذٰلِكَ عَنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي عَهْدِهِ كَمَا ثَبَتَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ.

''اگر عورت ایسی مسجد میں جس میں نماز باجماعت ہوتی ہو اور اس کے لیے خیمہ لگایا گیا ہو، اعتکاف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا ثبوت عہد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی بیویوں سے ملتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری سے ثابت ہے۔''

(عمدة الرعاية: ١/٢٥٥)

علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٢٠ ھ) لکھتے ہیں:

لَنَا قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرة: ١٨٧) وَالْمُرَادُ بِهِ الْمَوَاضِعُ الَّتِي بُنِيَتْ لِلصَّلَاةِ فِيهَا، وَمَوْضِعُ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا لَيْسَ بِمَسْجِدٍ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُبْنَ لِلصَّلَاةِ فِيهِ، وَإِنْ سُمِّيَ مَسْجِدًا كَانَ مَجَازًا، فَلَا يَثْبُتُ لَهُ أَحْكَامُ الْمَسَاجِدِ الْحَقِيقِيَّةِ، كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا، وَلِأَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَّهُ فِي الْاعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذِنَ لَهُنَّ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَوْضِعًا لِّاعْتِكَافِهِنَّ، لَمَا أَذِنَ فِيهِ، وَلَوْ كَانَ الْاعْتِكَافُ فِي غَيْرِهِ أَفْضَلَ لَدَلَّهُنَّ عَلَيْهِ، وَنَبَّهَهُنَّ عَلَيْهِ، وَلِأَنَّ الْاعْتِكَافَ قُرْبَةٌ يُشْتَرَطُ لَهَا الْمَسْجِدُ فِي حَقِّ الرَّجُلِ، فَيُشْتَرَطُ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ، كَالطَّوَافِ.

''ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾

ہے، اس سے مراد وہ جگہیں ہیں، جو نماز کے لیے بنائی گئی ہیں، عورت کی گھر میں نماز کی جگہ وہ مسجد نہیں ہے، اس لیے کہ وہ نماز کے لیے نہیں بنائی گئی، اگر چہ مجازی طور پر اس کا نام مسجد رکھا گیا ہے، اس جگہ کے لیے حقیقی مسجد کے احکام ثابت نہیں ہوتے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان: ''میرے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔'' ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے آپ ﷺ سے مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی، تو آپ نے ان کو اجازت دے دی، اگر مسجد ان کے لیے اعتکاف کی جگہ نہیں تھی تو آپ نے ان کو اجازت کیوں دی؟ اگر مسجد کے علاوہ کہیں اور اعتکاف کرنا افضل ہوتا تو آپ ان کو اس جگہ کی طرف رہنمائی دیتے، لہٰذا (عورت کا گھر میں اعتکاف نہیں ہو سکتا)، چونکہ اعتکاف قربت کا نام ہے، اس قربت کا حصول مرد کے حق میں مسجد کے ساتھ مشروع کیا گیا ہے، پس عورت کے حق میں بھی مشروع کر دیا گیا ہے، جس طرح کہ طواف ہے۔''(المغني :۴/۱۹۰)

گھر کی مسجد نہ حقیقی مسجد ہوتی ہے، نہ ہی حکمی، کیونکہ مسجد میں خرید وفروخت حرام ہوتی ہے، گھر کی مسجد میں خرید وفروخت ہو سکتی ہے، گھر کی مسجد کو تبدیل کیا جا سکتا ہے، جب کہ حقیقی مسجد کو بلا ضرورت تبدیل نہیں کیا جا سکتا، مسجد میں جنبی انسان یا حائضہ عورت کا سونا منع ہے، جبکہ گھر کی مسجد میں سویا جا سکتا ہے، مسجد میں شور وغل اور کھیل کود منع ہے، جبکہ گھر کی مسجد میں کوئی حرج نہیں۔

تنبیہ:

صحیح بخاری سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو مسجد میں اعتکاف

کی اجازت دی، ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ سے انکار بھی ثابت ہے، وہ کسی عارضہ کے پیشِ نظر تھا، ہوسکتا ہے کہ ازواجِ مطہرات کے کثرت سے مسجد میں خیمے لگانے سے مسجد تنگ ہو جانے کا خدشہ ہو۔

جب آپ ﷺ نے انکار کیا تب بھی آپ نے ان کو گھر میں اعتکاف کرنے کا حکم نہیں دیا، اگر عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں تو قبل ازیں عورتوں کو اجازت کیوں دی تھی؟ جبکہ آپ ﷺ کے دور کے بعد بھی عورتیں مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ عورت قطعی طور پر گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی۔

علاوہ ازیں گھر کی مسجد میں عورت کے اعتکاف کو اس کی نماز پر قیاس کیا جاتا ہے کہ جس طرح عورت کی نماز گھر میں افضل ہے، اسی طرح اعتکاف بھی افضل ہے،؛ لیکن یہ قیاس خطا ہے، کیونکہ ازواجِ مطہرات کا مسجد میں اعتکاف کرنا نص سے ثابت ہے، نص کے مقابلے میں قیاس غیر مقبول اور خطا ہوتا ہے۔

اگر گھر کی مسجد میں عورت کے لیے اعتکاف کرنا جائز ہوتا تو آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ضرور بالضرور گھر میں اعتکاف کرتیں، پھر اعتکاف کا قیاس نماز کے ساتھ صحیح نہیں ہے، کیونکہ مرد کی سنتیں اور دوسری نفلی نماز گھر میں افضل ہے، اعتکاف جو کہ سنت ہے، وہ اس کے لیے گھر میں جائز نہیں ہے تو عورت کے لیے کیسے جائز ہوگا؟

فقہائے احناف اور مسجد میں اعتکاف

احناف کے یہاں مسجد میں اعتکاف کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ابن ہمام حنفی (۸۶۱ھ) لکھتے ہیں:

لَوِ اعْتَكَفَتْ فِي الْجَامِعِ أَوْ فِي مَسْجِدِ حَيِّهَا، وَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ

الْجَامِعِ فِي حَقِّهَا جَازَ .

''اگر عورت جامع مسجد میں یا اپنے قبیلے کی مسجد میں اعتکاف کرے تو جائز ہے،
ہاں اس کے قبیلہ کی مسجد اس کے حق میں (قریب ہونے کی وجہ سے) جامع
مسجد سے زیادہ بہتر ہے۔''

(فتح القدير : ٣٩٤/٢ ، شرح النقاية لملا علي القاري : ٤٣٥/١)

البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے باسندِ صحیح عورت کے گھر میں اعتکاف کرنے کا جواز ثابت نہیں، حسن بن زیاد (متہم بالکذب) نے امام صاحب سے عورت کے لیے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کا جواز نقل کیا ہے۔ (بدائع الصنائع للكاساني : ٢/١١١)

الحاصل:

اگر عورت سمجھتی ہے کہ وہ مسجد میں محفوظ و مامون ہے، تو خاوند کی اجازت سے مسجد میں اعتکاف کرے، ورنہ ترک کر دے۔